قنت شهرا يدعوا على رعل وذكوان وعصية ثم ترك هذا القنوت ثم انه بعد ذالك بمدة بعد خيبر وبعد اسلام ابي هريرة قنت -

ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں: واما انه كان يدعوا في الفجر دائما قبل الركوع او بعده بدعاء يسمع منه اولا يسمع فهذا باطل قطعاً"۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک رعل ذکوان اور عصیۃ کے خلاف قنوت نازلہ پڑھا پھر اس کو چھوڑ دیا۔ پھر ایک مدت کے بعد غزوہ خیبر اور ابی ہریرہ کے اسلام لانے کے بعد قنوت پڑھا۔ یہ کہنا کہ آپ نے فجر کی نماز میں ہمیشہ قنوت پڑھا، اونچا یا آہستہ، رکوع سے پہلے یا بعد، تو یہ قطعاً باطل ہے"۔ البتہ یہ بات ٹھیک ہے کہ موقع بموقع، وقفے وقفے سے اسے پڑھنا چاہیے لیکن اس کے ساتھ یہ پہلو بھی مد نظر رکھیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عملاً جہاد اور فتح کے اسباب پر عمل کرنے کے ساتھ قنوتِ نازلہ پڑھتے تھے اس لیے اصل قنوتِ نازلہ کے پڑھنے کا حق افغان مجاہدین کو ہے یا پھر ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ ہمدردی رکھتے اور اسلامی نظام قائم کرنے کے لیے کوششیں کرتے ہیں ایسے لوگوں کی قنوتِ نازلہ جو نہ لادینیت کے خلاف جہاد کرتے ہیں اور نہ افغان مجاہدین سے تعاون کرتے ہیں، اس کے متعلق نہیں کہا جا سکتا کہ اللہ کے ہاں ان کی قنوتِ نازلہ کا کیا مقام ہے۔ یہ بات آپ کے علم میں لانا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ افغان مجاہدین قنوتِ نازلہ پڑھتے ہیں۔

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

"والذی علیه اهل المعرفة بالحدیث انه قنت لسبب وترکه لزوال السبب" (فتاویٰ جلد ۲۲ ص ۳۷۲)

"آپ نے ایک سبب کی بنا پر اسے شروع کیا اور اس سبب کے ختم ہونے پر اسے چھوڑ دیا۔"